مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

از نتائج افادات جناب مولانا ابو الخیر مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری ثم فیض آبادی
حنفی مذہبا و قادری مشربا موسوم بہ

پردۂ عصمت

ملقب بہ

یادگار بمبئی

بمعہ ضمیمہ

۱۳۲۱ ھ

از ارشاد والا خطاب عالیجناب منشی محمد حسن صاحب ملقبہ المتخلص بہ احسن
رئیس اعظم بمبئی صانہ اللہ عن الشرور والفتن

باہتمام سید محمد عبد الرؤف طیب قادری و رفاعی خلف الحاج المرحوم جامع الفضائل
جناب مولانا حضرت سید اسد اللہ صاحب قادری و نقشبندی چشتی و سہروردی

نور اللہ مرقدہ

در مطبع قادری واقع بمبئی طبع گردید

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ

از تازه افادات جناب مولانا ابو الخیر مولوی عبد الوہاب صاحب
بہاری ثم فیضہ الجاری الحنفی مذہباً و القادری مشرباً موسوم بہ



باہتمام سید محمد عبد الرؤف طیب قادری رفاعی خلف الحاج المرحوم جامع الفضائل جناب
مولانا حضرت سید اللہ والہ صاحب قادری و نقشبندی چشتی و سہروردی نور اللہ ضریحہ

در مطبع بتاری واقع بمبئی طبع گردید



آج کل زمانہ کی رفتار عجیب رنگ پر ہی چارون طرف سے آزادی کی صدائین آرہی ہین پاک ومقدس مذہب اسلام کے احکام واجب الاحترام پر طرح طرح جرح آمیز اور آزادانہ منعش کے بیجا حملے کئے جارہے ہین۔ کوئی معجزات انبیا کرام کا منکر ہی تو کوئی قیامت اور دوزخ وجنت وغیرہ ضروریات اسلام پر ملحدانہ خیالات کی بوچھار کر رہا ہی کوئی کرامات اولیا عظام کا منکر ہے تو کوئی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ واجبات احکام پر بے سرو پا تاویلات کی طومار مچار رہا ہے۔

سے

اسلام کشمکش مین ہی الحاد وکفر مین کھائے کدہر کی چوٹ بچائے کدہر کی چوٹ

مسلمانون کے لڑکے جو ہندوستان مین انگریزی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہین اور اون مین سے اکثرون کو عقائد اسلام وضروریات احکام سے بھی اطلاع نہین ہی اور نہ اونکے والدین نے فی عمرہ اسکی کوشش کی ہی وہ لوگ اپنا اپنا رنگ الگ جمارہے ہین اور اُن مین سے لنڈن جاکر وہان کی سوسائیٹیون مین شریک ہوکر جو جنٹلمین بن آئے ہین اونکو تو مزید برآن یہ سمجھے کہ آزادی مین اعلیٰ درجہ کا تمغہ حاصل ہی کھانا پینا نہانا دھونا اوٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا بول چال وغیرہ جزئیات وکلیات مین ہمگی وتمامی اہل یورپ کی تقلید واتباع کو باعث اعزاز وافتخار سمجھتے ہین ہندوستان مین کیا بلکہ چار دانگ عالم مین اب جو مسلمانون کی حالت تنزل مین اگر قابل حسرت وافسوس ہورہی ہی اوسکے اسباب مین سے یہ اعلیٰ ترین

سبب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانے مین گو اہل اسلام تعداد مین اس قدر نہ تھے جس قدر آج مردم شماری کے خانون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی مگر رونا اسکا ہی کہ وہ برکت اسلام کی جو اس قلیل و مقدس جماعت مین تھی یا بعد آنحضرت صلعم کے قرون ماضیہ مین رہی اوسکا عُشر عشیر بھی اس وقت ایسی بڑی جماعت اہل اسلام مین موجود نہین ہی اس ترقی و تنزل کی علت ہر عاقل ادنی توجہ سے یہ سمجھ سکتا ہی کہ اون مقدس زمانون مین بزرگان دین کے اندر احکام اسلامی کی پابندی اس درجہ پر تھی جسکا ادنی حصہ بھی ہم ناخلفون کے زمانہ مین عنقاء مغربی کی صفت رکھتا ہی۔

بے اعتدالیون سے اپنی سبک سب مین ہم ہوئے   جتنا ہی بڑھتے ہم گئے اوتنا ہی کم ہوئے

ہندوستان مین آج اہل اسلام جس تنزل پر ہین اوسپر یہ قیاس ہوتا ہی کہ اگر یہی لیل و نہار ہی تو وہ دن بہت قریب ہے کہ اسلام کے نام کا پتہ بھی بہت مشکل سے معلوم ہوسکے گا اکثر جدید تعلیم یافتہ نوجوانون نے اپنی آزادانہ روش کے ساتھ ساتھ دنیاوی صیغہ مین اپنے زعم مین ترقی کی ہی مگر ساتھ ہی اسکے وہ عقائد اہل اسلام و حقایق احکام سے ایسے غافل ہین کہ گویا انکی پیدائش ہی مسلمانون کے خاندان مین نہین ہوئی ہی۔ مسلمانو دنیا کی ترقی اس طور پر کہ ضروریات اسلام سے بالکل الگ تھلگ رہجائین یہی وہ تنزل کا پرخطر دریا ہی جسکے طوفان بلا سے امتِ محمدیہ کو نجات دینے کے لئے آنحضرت صلعم اس عالم مین تشریف لائے اور دین و اسلام کے ضروریات مسائل و دیگر احکام و دلائل کا سبق امت محمدیہ کو پڑھا کر پھر عالمِ وصال کو رونق افروز ہوے اور بآواز بلند فرما گئے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یہ افتخار ہمارے پاک مذہب اسلام ہی کو ہی کہ ہمارے نبی عربی ہاشمی قریشی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور دین کی تعلیم ساتھ ساتھ فرمائی

ہی جو افراط و تفریط سے بالکل نرالا و پاک ہی اسلئے دین و اسلام کو صراط مستقیم کا خطاب دیا گیا ہی ہم انگریزی یا کسی دوسرے دنیاوی علوم کی تعلیم کے ہرگز مخالف نہین ہین بلکہ ہمارا یہ خیال ہی کہ اسکے ساتھ ساتھ دینیات کا سلسلہ بقدر ضرورت ضرور رکھا جائے تاکہ خیالات کی اصلاح ہوتی رہے ۔

نمی گویم کہ از دنیا جدا باش بہرکاریکہ باشی با خدا باش

اسلام کی پابندی کے ساتھ اہل یورپ کی تقلید اونکے طرز ترقی و تعلیم علوم مثلاً علم نباتات و علم ہوا و صنائع و بدائع وغیرہ مین اگر کوئی کرکے دکھائے تو ہم اوسکو مرحبا کہنے کے لئے تیار ہین نئی روشنی والون مین بعض تعلیم یافتہ حضرات ایسے بھی موجود ہین جو اپنے دینی اور دنیاوی خیالات کی پاکیزگی کے اعتبار سے مسلمانان ہند کے باعث ناز و افتخار ہین مگر اکثر حضرات محض دنیاوی ترقی کی یکطرفہ ڈگری کرکے اہل یورپ کی تقلید مین اس درجہ پر ہین کہ رہا سہا اسلام بھی ان سے حقیقت مین رخصت ہو چکا ہی۔ یون تو اہل اسلام پر ہندوستان مین چارون طرف سے نکبت و افلاس کی کالی گھٹا چھائی ہوئی ہی جسکا مرثیہ تمام انجمنون مین پڑھا جاتا ہی تاہم عورتون کی پردہ پوشی اور حجاب مین رہنے کا جو اعزاز مسلمانان ہند کے معزز رئیس خاندانون کو حاصل ہی غالباً یہ اعزاز کسی دوسری قوم کو نصیب نہین ہی مگر اب نئی روشنی والے چلبلے یورپین لیڈیون کو صاحبون کے ساتھ گاڑیون اور جوڑیون پر سوار دیکھکر یہ چاہتے ہین کہ اس مسئلے مین بھی اونکی پوری پوری تقلید کی جائے اور آزادی کے ساتھ بے حجابانہ انداز پر مرد اور عورت مین عموماً و خصوصاً بے تکلفی کے مراسم برتے جائین چنانچہ اسی خیال سے پردۂ نسوان کی پردہ دری کے واسطے آج کل پبلک مین چند تحریرات لایعنی مشہور و معروف ہین جسکی رد و قدح

ضروریات دین اسلام مین داخل ہو اسلیئے محض بنظر ہمدردی اسلام بمبئی کے سفر کے
زمانہ مین خیر خواہ اہل اسلام والا قدر عالی گہر بلند اقبال ذی جاہ وجلال معدن
الطاف وکرم مخزن فیض اتم امیر ابن الامیر رئیس ابن الرئیس جناب شیخ محمد حسن
مقبہ صاحب المتخلص بہ احسن رئیس اعظم بمبئی دام اقبالہ نے فقیر سے فرمایش
کی کہ پردۂ نسوان کے متعلق بدلائل قرآن شریف وحدیث شریف ایسی محققانہ تقریر
لکھی جائے جس سے پبلک کو عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانون کو خصوصاً منفعت عظمیٰ
حاصل ہو چنانچہ حسب ارشاد جناب ممدوح الصدر کے فقیر نے اس رسالہ کو کتب خانہ
آصفیہ حیدرآباد دکن سرکار نظام خلد اللہ ملکہ کی اعانت سے لکھکر خدام ذوی الاحترام
مین پیش کیا جناب معلی القاب ممدوح الصدر نے کمال قدردانی اور عزت افزائی
کے ساتھ مبلغ یک صد روپیہ عطیہ انعامی مرحمت فرماکر شرف قبول کی عزت بخشی اب
مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمام اہل اسلام کو اس مختصر رسالہ سے
نفع دیوے اور ابد الآباد تک اسکا اجر عظیم حضرت امیر ممدوح الصدر کو خداوند
کریم کی درگاہ سے ملتا رہے ؎ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

اصل مقصود

جاہلیت کے زمانے مین گو عورتون مین ستر پوشی کا رواج پورا پورا تھا لیکن
ساتھ ہی اوسکے یہ انداز بھی عالمگیر تھا کہ عورتین آزادی کے ساتھ بے حجابانہ اور
بے تکلفانہ عام جلسون محفلون ۔ مشاعرون مین شریک ہوتی تھین جسکا رفتہ رفتہ
یہ مآل ہوا کہ فحش اور زنا اور فسق وفجور کی ایسی گرم بازاری تھی جسکی انتہا نہین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے ساتھ ہی اسلام کے سچے اور پر اثر خطبات کے صدقے مین سارے ممنوعات اور منہیات جو عرب مین صدیون سے رائج تھے ایکدم مٹ مٹا گئے اور پاکبازی اور تقوی و پرہیزگاری و پاکدامنی و عفت و عصمت وغیرہ حسنات نے تمام دنیا کے دلون پر سکہ بٹھا لیا اور جہان جہان روحی فداہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر خدام ذوی الاحترام رونق افروز ہوئے اونکے قدم میمنت لزوم کے باعث وہان عمدہ ترین خصائل اور اخلاق پر عمل درآمد ہونے لگا یہانتک کہ اسلام نے بلند آواز سے تمام دنیا کو نوٹس دیدی کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنے حیا اور شرم ایمان کی ایک شاخ ہے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ بیحیائی اور بے شرمی بے ایمانی کی علامت ہے۔ مردون اور عورتون کے باہمی میل جول سے جو بیہودہ ترین خصائل اور ادون ترین رذائل کا اندیشہ تھا اوسکو اَلْحَافِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ کا سبق پڑھا کر دنیا کو حیاء اسلامی اور غیرت ایمانی کی روشنی سے منور کر کے قطعی موقوف کر دیا جن جن حضرات نے یوروپین سوسائٹی کے علاوہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا ہے اونکو اس مختصر سی تحریر سے بخوبی تمام و کمال معلوم ہو جائیگا کہ پردۂ نسوان کے واسطے اسلام مین کس قدر اہتمام ہوا اور ہوتا رہا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ اے رسول کریم کہدو اپنی بیبیون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مومنین کی عورتون کو کہ جب باہر نکلا کرین تو نیچے چھوڑین اپنے اوپر چادرون اپنی کو تفسیر کبیر وغیرہ مین لکھا ہے کہ جلباب اوس بڑی چادر کا نام ہے جو معمولی چادر

خوردکے بعد تمام بدن کو ڈھانک دیتی ہے اسکے علاوہ سورۂ نور مین ارشاد ہوا
قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ ۞ اے رسول کہدو ایمان والیون کو نیچے رکھین اپنی نگاہون کو اور
تھامتی رہین اپنی سترون کو اور نہ دکھاوین اپنے سنگار کو اسی طرح پر مردون
کی شان مین ارشاد ہوا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کہدو اے رسول
کریم ایمان والون کو نیچی رکھا کرین اپنی آنکھون کو اور حفاظت کرتے رہین اپنی
شرمگاہون کی۔ بخاری شریف جو فن حدیث مین اوّل نمبر کی کتاب ہے اوسمین
روایت آئی ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ۔ حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہین کہ ارشاد فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو تم لوگ عورتون کے پاس داخل ہونے سے۔
ایک انصاری نے کہا کہ یا رسول کیا ارشاد ہوتا ہے دربارۂ دیور کے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیور تو موت ہے۔ اس حدیث سے میل جول رکھنا یا دیور کا
بھاوج کے پاس آنا جانا بالکل ممنوع ثابت ہو رہا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ دیور سے پردہ
کی سخت ضرورت ہے اور سنن ابی داؤد و ترمذی شریف مین یہ حدیث آئی ہے
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ فَاَقْبَلَ
اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلعم اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا
يَعْرِفُنَا اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ ۔ حضرت ام سلمہ

فرماتی ہین کہ ہم اور حضرت میمونہ بیٹھی ہوئی تھین نزدیک آنحضرت صلعم کے پس آئے
ابن اُم مکتوم نزدیک آنحضرت صلعم کے بعد امر بالحجاب کے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ چھپو تم دونون ابن اُم مکتوم سے پھر کہا ہم دونون نے کہ یا رسول اللہ وہ تو
اندھا ہے نہین دیکھ سکتا ہم لوگون کو تو فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا تم دونون
بھی اندھی ہوگئی ہو کیا نہین دیکھ سکتی ہو تم دونون ابن ام مکتوم کو اور ترمذی شریف
مین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت آئی ہو اَلْمَرْءَةُ
عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ - عورت ستر ہو جب وہ باہر
نکلتی ہے شیطان اوسکو گھورتا ہو اور ابوداؤد شریف مین حضرت عایشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی روایت ہے اِنَّهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَا اَحْدَثَ
النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَهُ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الحدیث یعنے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہین کہ اگر آنحضرت صلعم تشریف فرما ہوتے اور
عورتون کے حرکات کو مشاہدہ فرماتے تو منع فرماتے عورتون کو مسجدون مین آنے سے
جس طور سے منع کی گئی تھین عورتین بنی اسرائیل کی اور بیہقی کے شعب الایمان
مین وارد ہو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ
النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ صحابہ کرام
سے مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لعنت کرتا ہو اللہ تعالیٰ
دیکھنے والے کو اور اوسکو جسکو دیکھا گیا ہے اور ابوداؤد شریف مین آیا ہے عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا
اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ

تَمَنِّى وَتَشْتَهِى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ یعنے حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے لکھدیا ہے اوپر اولاد
آدم علیہ السلام کے مدارج زنا کو جسکو وہ ضرور پاتا ہے پس زناد ونون آنکھ کا دیکھنا
ہے اور زنا زبان کا بولنا ہے اور زنا نفس کا آرزو اور خواہش ہے اور فرج تصدیق
کرتا ہے اسکی یا تکذیب کرتا ہے ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مطالعہ سے ناظرین انصاف فرما سکتے ہین کہ شریعت محمدیہ صلعم نے کس حکمت بالغہ
اور منفعت بازغہ کی مراعات کے ساتھ امت محمدیہ صلعم مین منادی کردی ہے کہ مرد
اور عورت ایک دوسرے کے دیکھنے سے اجتناب کرین اور اگر کسی ضرورت شدید
کے وقت اپنے اپنے مکانات سے باہر جائین تو بڑی بڑی چادرون کے گھونگھٹ
ڈال کر یا برقعہ پہنکر جایا کرین تاکہ مرد اور عورت کے آزادانہ میل وجول کی وجہ سے زنائ
حقیقی یا زنا ظلی کا وقوع نہ ہونے پائے پھر فریقین کا آزادی کے لباس مین
بے باکانہ یکجا جمع ہو کر سیرگاہون کی چکر لگانا اور بے حجابانہ بات چیت کرکے ناز و انداز
کے عشوات کے پیرایہ مین ہوائے نفسانی کا مرتکب ہونا کس حد تک فحوائے شریعت غرا
کے مطابق ہوسکتا ہے اور جو لوگ باوجود ادعائے اسلام کے آزادانہ خیالات کے پیچ
مین آکر پردہ دری کے رواج مین دھوم دھام کررہے ہین اور یورپ و اہل یورپ
کی تقلید باطل کے ساتھ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بیجا تاویلات
کی بھرمار کرتے ہین وہ کہان تک دائرہ اسلام مین قرار دئے جاسکتے ہین۔ درحقیقت
جن حضرات نے اس پرآشوب زمانہ مین تمدن اسلام اور تمدن یورپ کو ایک کر
دکھانے کی سعی کی ہے اونکو لازم ہے کہ اپنے دماغ کی اصلاح فرمائین اور پاک و مقدس

مذہب اسلام کے حکمت آمیز مصالح کو ایکدم خیرباد نہ کرین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی روایت سے صاف ظاہر ہو کہ نابینا مردون سے بھی عورتون کو پرہیز لازم ہو کیونکہ
اس صورت مین گو مرد کی نگاہ عورت پر نہین پڑیگی مگر عورت کی نگاہ مرد پر ضرور
پڑیگی اور اسمین بھی فساد کا اندیشہ ہے اور عورت کے ستر ہونے کی روایت اور
ناظر اور منظور الیہ پر لعنت کی حدیث جو ابھی گذری ہے اوس سے بھی اوسکی تائید
ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جب عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر
قرار دیا ہے تو جس طرح سے ستر کا چھپانا اور ڈھانپنا واجب اور لازم ہے اوسی طور
سے عورتون کو مردون سے حجاب اور ستر ضروری امر ہے اور چونکہ لفظ عورت کے
معنی لغت مین ستر اور شرمگاہ کے ہین جیساکہ قاموس اور صراح وغیرہ کتب لغت
کے مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے تو اس وضع لغوی کے لحاظ سے بھی ہر شخص
جسمین کچھ بھی عقل کا جوہر موجود ہے خیال کرسکتا ہو کہ پردہ عورتون کے لئے کس قدر
موزون اور ضروری امر ہے لفظ عورت سے قطع نظر کرکے مستورہ اور مستورات جو
عورت اور عورات کے مرادف قرار دی گئی ہین اونھین کے مفہوم مین غور
فرمایئے تو صاف ظاہر ہے کہ ان الفاظ کے معانی لغویہ مین خود ہی پردہ شامل
حال ہو پھر اگر عورت کی پردہ دری جایز کی جائیگی تو ان الفاظ کے مفہومات اپنی
مفہومات اصلیہ سے کوسون دور ہوجائینگے اور وَضْعُ الشَّیْءِ فِی غَیْرِ مَحَلِّہٖ کا
مضمون صادق آئیگا علاوہ اسکے ناظر و منظور الیہ کی روایت مین جو لعنت کی
تہدید کی گئی ہے وہ بھی کس زور و شور کے ساتھ اعلان کر رہی ہے کہ پردۂ نسوان
ایک ضروری امر ہے ورنہ بہ تقدیر پردہ دری کے مرد اور عورت کی نگاہ چونکہ ایک

کی دوسرے پر پڑیگی اسلئے ناظر اور منظور الیہ کے مصداق قرار پاکر لعنت ربّانی کے مصداق بنین گے اور آنکھ اور زبان وغیرہ اعضاء جسمانیہ کے زنا کی روایت بھی کس قدر ظاہر کر رہی ہے کہ پردہ اور مستوریت عورات کے لئے از روئے حکم شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ایک امر مہتم بالشّان ہے ورنہ بتقدیر رؤیت ایک دوسرے کے ان سب زنا حکمی سے نجات خیلے دشوار ہے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ابوداؤد شریف والی روایت جو ابھی مذکور ہوئی اوس سے پورا پورا واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور پاک زمانہ مین مؤمنات عورات کو مسجدون مین مزید احتیاط کے ساتھ بڑی بڑی چادرون کا گھونگھٹ ڈال کر یا برقعہ پہنکر آنے کی اجازت تھی اور اونکے صفوف کا مرتبہ بعد صفوف اطفال کے رکھا گیا تھا لیکن اس اہتمام شان کے بعد بھی جب حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زمانہ کا حال اس طرح بیان فرماتی ہین تو پھر اس چودھوین صدی ایسے پرآشوب اور پرفتن زمانہ کا کیا حال ہوگا ایسے کثیر معلومات کے بعد بھی اگر پردہ دری کے مجوزین حضرات اپنی ضد پر جمے رہین تو اسکا بجز صبر کے کوئی علاج نہین ہے پارہ وَمَنْ يَّقْنُتْ مین جو حجاب کی آیت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضی کی شان مبارک مین نازل ہوئی ہے وہ بھی مؤمنات وحرائر عورات شرفاء کے پردہ کی اثبات کے واسطے کھلی کھلی دلیل ہے اور وہ آیۂ کریمہ یہ ہے وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى اس آیت شریفہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضی اُمّہاتُ الْمُؤْمِنِيْن کی نسبت فرمادیا کہ تم لوگ ٹھہری

رہو اپنے گھروں میں اور نہ باہر آیا کرو بناؤ اور سنگار کے ساتھ مثل باہر آنے عورتوں کے جاہلیت سابقہ کے زمانہ میں اس استدلال پر مخالفین پردۂ نسوان کی جانب سے بعض تحریرات میں یہ اعتراض بڑے زور و شور کے ساتھ مطالعہ میں آیا کہ آیۂ حجاب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی شان مبارک میں نازل ہوئی ہے پھر تمام عورات مؤمنین کا مفائیشہ اون پر درست نہیں یہ تقریر ایسی لچر اور پوچ ہے جسکی کچھ انتہا نہیں ہے امام شوکانی علیہ الرحمہ جو فن حدیث میں ماہر فن تسلیم کرلئے گئے ہیں وہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آیات قرآنیہ میں خصوصیات موارد کے اعتبار سے تخصیص نہیں لی جاتی ہے بلکہ عموم معانی کے اعتبار سے تعمیم لازم ہے ورنہ جس قدر آیات کلام پاک میں وارد ہیں وہ خصوصیات مواقع نزول کے لحاظ سے اونھیں حضرات مخاطبین کے ساتھ مخصوص ہوجائیں گے جو مواقع نزول آیات میں حاضر اور موجود تھے یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ خطاب ہمیشہ خاص خاص لوگوں کی طرف کیا جاتا ہے مگر جب تک کوئی دوسرا حکم معارض اس خطاب کے کسی خاص گروہ کے حق میں وارد نہیں ہوتا ہے اوس وقت تک یہ خطاب نوع مخاطبین کے تمام افراد کے ساتھ متعلق ہوتا ہے اسی لئے علم اصول فقہ و شرائع کا مشہور و معروف مسلہ ہے کہ اَلْعِبْرَۃُ لِعُمُوْمِ الْمَعْنٰی لَا لِخُصُوْصِ الْمَوَادِ اور اگر ایسا نہو تو ہر متنفس اور ہر ایک ملک کے مسلمانوں کے لئے جداگانہ احکام قرآن پاک میں وارد ہوتے اور تا قیام قیامت جزئیات ناس کے وجود اور ایجاد کے اعتبار سے سلسلہ نزول وحی کا بھی ماننا لازم آئیگا جس سے شریعت محمدیہ صلی اللہ

علیہ وسلم مین ایسا نقصان عظیم لازم آتا ہے جسکا ادنی مؤمن بھی اعتراف نہین کر سکتا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات چونکہ تمام عورات مؤمنین سے افضل
اور اشرف ہین اسلئے کلام پاک مین خطاب اونھین کے ساتھ کیا گیا ہے مگر وہ خطاب
شرفا حرائر مؤمنات کو ضرور ضرور شامل حال ہے۔ ہان لونڈیان اور دون
اقوام کی عورات اگر اس سے خارج کی جائین تو ہمین کچھ مضائقہ نہین ہو اور
اگر اس آیت کریمہ مین فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہی کو
خاصکر مخاطب بنانا مقصود تھا تو کسی دوسری آیت مین حرائر عورات مؤمنین
کے لئے بھی خاص حکم آجاتا کہ تم لوگ ایام جاہلیت کے رسم و رواج کے موافق
بے چون وچرا باہر آیا اور جایا کرو مگر قرآن پاک مین ایسی کوئی آیت شریفہ نہین
آئی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ حکم شریف معزز عورات مؤمنات کے لئے علی العموم ہو اور
اگر چند منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آیت حجاب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ازواج مطہرات ہی کے مقدس شان مین نازل ہوئی ہے تاہم انصاف
طلب یہ امر ہے کہ جب پردۂ نسوان اور حجاب اور ستر ایسی افضل اور قابل قدر شی
ہے کہ آیۂ ربانی اور فرمان قرآنی خاصکر اسکے متعلق امہات مؤمنین کی شان مبارک
مین نازل ہوئی ہے تو ایسے پر آشوب و پر فساد زمانہ مین جہان ہر چہار طرف سے فسق
و فجور و فحش و زنا وغیرہ ممنوعات کا زور و شور مچا ہوا ہے شرفا مؤمنات کو اس افضل
اور مبارک حکم مین تقلید اور اتباع امہات مؤمنین کی لایق اور لازم ہے یا یورپین
لیڈیون کی۔ اس تقریر کے بعد بھی اگر آزادانہ خیالات کے ساتھ موجودہ پردۂ نسوان
کی مخالفت کی جائے اور یورپین لیڈیون کی اتباع اور تقلید کے جال مؤمنات عورت

کو پھنسا کر اونکی رہی سہی عزت او رآبرو پر بے حیائی کا پانی پھیر دیا جائے تو اسکا کیا علاج ہے حاصل کلام یہ ہے کہ شریف مسلمانون کی عورتون کو آزادی کے ساتھ باہر آنے جانے مین یورپین لیڈیون کے اوپر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ ہندوستان مین یورپین اشخاص خواہ مرد ہون یا عورت غالبیت اور حاکمیت کے ساتھہ رعب وداب اور شان وشوکت قومی کے ساتھہ بسر کرتے ہین اور شریف مسلمان خواہ مرد ہون یا عورت ہر طرح سے مغلوب اور محکوم اور ذلیل وخوار ہین یورپین لیڈیون کے ساتھہ اونکے حاکمانہ رعب داب کے لحاظ سے اکثر تو یہی ہے کہ کسی کی مجال نظر اور نظارگی کی نہین ہوتی ہے اور مسلمانان ہند کی عورات چونکہ خود بھی مغلوب اور محکوم ہین اور رعب وداب وخوف وخطر قومی بھی بالکل معدوم بحث ہے تو پھر ایسے پر فساد زمانہ مین کیا مرد اور عورت کے فطرتی شہوات کے مقناطیسی جذبات کو کوئی روک سکتا ہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین۔ انھین مصالح اور حکمتون کے لحاظ سے شریف خاندان اور معزز مسلمانان ہند کی عورات کے لئے موجودہ پردہ مروجہ ہند مستحسن اور زیبا ہی نہین بلکہ واجب اور ضروری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ مین گو بعض بعض شدید حاجات دینی اور دنیوی کے انجام دینے کیواسطے

اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ پر عمل کر کے مؤمنات عورات کو اجازت دی گئی تھی کہ مزید احتیاط کے ساتھہ بڑی بڑی چادرون کے گھونگھٹ ڈال کر یا برقعہ پہنکر باہر آئین پر اسکے ساتھہ ہی اوس وقت بھی مستحب اور افضل یہی تھا کہ حتی الوسع مکان ہی مین اپنی اپنی ضرورتون کو انجام دیوین چنانچہ ابوداؤد شریف مین یہ روایت موجود

ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ روکو عورتون کو اپنی مسجدون مین نماز
پڑھنے سے مگر اگر عورتین نماز کو گھر ہی پڑھا کرین تو یہ اونکے لئے بہتر اور افضل ہے غور
کا مقام ہے کہ جب نماز ایسی ضرورت میں مؤمنات عورات کو مسجدون مین آنے
کی اجازت فقط رات کے وقت اس رعایت کے ساتھ دی گئی تھی کہ عورتون کے
آنے جانے کا دروازہ الگ تھا اور مردون کا الگ اور عورتون کی صف کا درجہ
بھی بچون کی صف سے اخیر تھا جیسا کہ خود ابو داؤد شریف کی متعدد روایتون
سے ان قیود کا پتہ لگتا ہے اور پھر باوجود اسکے آنحضرت صلعم اپنے پاک و مقدس زمانہ
مین جسمین تقویٰ اور پرہیزگاری کا عموماً رواج تھا جب یہ ارشاد فرماتے ہین کہ
گھر ہی مین عورتون کی نماز افضل ہوتی ہے مسجد کی نماز سے تو پھر اس پر آشوب
و فتنہ انگیز زمانے میں کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے اعتبار سے
عورتون کا باہر آنا جانا ممنوع اور حرام نہین ہے تو اور کیا ہے ان معلومات کثیرہ
کے بعد بھی اگر بعض تعلیم یافتہ حضرات اپنی رائے ناقص پر جمے رہین اور اہل یورپ
کی تقلید باطل کو باعث افتخار جان کر رہی سہی عزت و حرمت و شرافت و عفت و
عصمت کو مسلمانان ہند کے برباد کرنے کی فکر مین رہین تو پھر اس نکبت اور افلاس
قومی کا کیا علاج ہے۔ ھذا آخر الکلام والحمد للہ علی الاتمام والصلوٰۃ
علی رسولہ سید الانام وعلی آلہ واصحابہ الکرام۔

ابو الخیر عبد الوہاب بہاری عفا عنہ الباری حنفی قادری جانی ولد واد میمنی
سابق صدر مدرس مدرسہ نظامیہ ریاست حیدر آباد دکن
سوم رمضان المبارک ۱۳۲۰ہجری

ریویو و تقریظ رقم فرمودۂ والا تبار ذی وقار عالی مناقب والا مناصب جناب شیخ محمد حسن مقبہ صاحب رئیس اعظم بمبئی دام اقبالہ

ناظرین تحریر ہذا پر واضح اور لایح ہو کہ واقف فروع و اصول حاوی معقول و منقول جناب مولٰنا مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری سابق صدر مدرس مدرسۂ نظامیہ حیدر آباد دکن نے جو مذکورۃ الصدر رسالہ پردۂ نسوان کے متعلق تحریر فرمایا ہے واقعی قابل تعریف ہے جس سے مولوی صاحب موصوف کی پوری پوری لیاقت و قابلیت علمی مترشح ہوتی ہے بیشک آپ ایسے علما کی ذات بابرکات اس گئے گذرے ہوئے زمانہ مین ہندوستان کے لئے باعث فخر و موجب ناز ہے گو کہ اختصار مضمون کے لحاظ سے بعض بعض قابل اندراج مضمون رہ گئے ہین مگر تاہم آپ کی تحریر خیر الکلام ماقلّ و دلّ کی پوری پوری مصداق ہے اور گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے ایک حدیث جو آپکے مضمون فیض مشحون مین درج ہو چکی ہے جسکو آپ کی روح تحریر کہی جائے تو بجا ہے اور وہ یہ ہے کہ المرأۃ عورۃ یعنے زن خود عورت ہے عورت کے لغوی معنی شرمگاہ کے ہوتے ہین اور جب زن عورت ٹھہری اور عورت کا ہر ایک کے نزدیک شرعًا اور عرفًا اور رواجًا چھپانا لازم ہے پس اس تمسک سے اُناث کو سراپا پوشیدہ رکھنا لازم ہے قطع نظر اس شرعی دلیل کے اگر عام طور سے بھی دیکھا جائے اور مستعد لغات کے اصطلاحات و محاورات پر غور کیا جائے اور ساتھ مین اسکے عورتون کی فطرتی غیرت بھی مدنظر رکھی جائے تو بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتین ضرور قابل ستر ہین اور عورت کسی

پوشیدہ رہنے والی چیز کا نام ہی ہندوستانی زبان مین مسلمان بلکہ ہنود بھی انکو عورت کہتے ہین جیسا کہ حدیث شریف مذکور مین ذکر ہوا ہے اور علاوہ اسکے عورتون کو عربی اور فارسی و ہندی محاورہ مین مستورات بھی کہتے ہین اور پردہ نشینی عورتون کی صفت سمجھی جاتی ہی اور بیحیائی اور بے پردگی مذمت جانی جاتی ہی۔ گجراتی زبان کو بھی غور کیجئے تو عورتون کو لگائی کہتے ہین جسکے مفہوم سے اوسکا الگ تھلگ رکھا جانا معلوم ہوتا ہی اسی طرح سے کسی مناسب موقع پر بطور تمثیل اہل اسلام و ہنود مین یہہ کہا جاتا ہے کہ عورتون کی طرح پر کیون شرماتے ہو اور حق بھی یہی ہے کہ شرم اور حیا عورتون کی خمیر مین ہے گو زمانے کے گردش و رواج قوم اور مردون کے دیوانہ آزادی نے اوسے کتنا ہی بے پردہ کیون نہین کیا ہو مگر جہان کسی غیر کی نگاہ اون پر پڑتی ہے دفعۃً بمقتضائے فطرت اوسکی آنکھ جھپک جاتی ہے زیادہ تر اسکے مصداق ہمارے نئی روشنی والے نوجوان اور نئی روشنی کا دم بھرنے والے پیران نابالغ ہین کہ احکام شرعی اور اپنا رواج قومی اور شرم و غیرت کو بالائے طاق رکھکر انگریزون کے نزدیک فقط مہذب کہلانے کی غرض سے جبرًا و قہرًا ماتھران اور مہابلیسر وغیرہ کی ٹیکریون اور ٹیلون پر ٹٹیو دیہاتیون اور کاٹھو ٹٹوٴن کی طرح اپنی بیبیون کو بے پردہ پھراتے ہین اور اپنے اپنے بنگلون کے کمپونڈ وغیرہ مین کھلے پھرنے پر مجبور کرتے ہین مگر اونکی جبلی حیا اور فطرتی شرم ہی جو غیرون کو دیکھتے ہی اونھین عار کرنے اور منہ چھپانے پر مجبور کرتی ہی اور اگرچہ وہ بیحیائی سے اپنی بیویون کو سیرگاہون مین کھلی گاڑیون مین پھرنے پر مجبور کرتے ہین مگر فطرتی میلان کی وجہ سے آخر اونکو نیم پردہ ہی سہی مگر رکھنا ضرور پڑتا ہے گو کہ وہ پھر اسی کی مصداق

کیون نہین۔

شعر

خوب پردہ ہی کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

گو کہ یہ نئی روشنی کا دم بھرنے والے یوروپینون کے نزدیک مہذب کہلانے اور زمانہ سازی کی غرض سے خود کی بیویون کو بے پردہ کرنے کی کوشش کرتے ہین مگر جس قدر یوروپینون کے نزدیک وہ مہذب ہونگے اوس سے وہ چند شریف اور پردہ پسند اہل اسلام کے نزدیک غیر مہذب بلکہ رذیل صفت سمجھے جائینگے اوسکی دلیل یہ ہی کہ ہم اہل اسلام مین جس قدر شریف اور معزز خاندان ہین تمام پردہ پسند ہین اور تمام کی مستورات پردہ نشین ہین بیشک مسلمانون مین ہزارون بلکہ لاکھون عورتین بے پردہ ہین جو نئی روشنی کے دم بھرنے والون کے عورتون سے زیادہ آزادی کے ساتھ بازارون مین کھلے سر پھرتی ہین مگر وہ کنکی غریبون کی رذیلون کی کمینون کی ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہی کہ ان مین سے بعض قومین جو ذرا مرفہ الحال ہوئین اور شہر مین کسی قدر انھون نے عزت اور آبرو حاصل کی فوراً خود کی عورتون کو شرفا اور معززین شہر کی بیویون کی طرح پردہ نشین کیا اور تھوڑی مدت گذرنے پر معزز اور شریف کہلائے وہ بعض قومین یہی ہین جو آجکل پھر بمصداق کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ خود کی بیویون کو بے پردہ کرنے کو اپنا خوب سمجھتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم ایسا کرینگے تو عیسائی حکام بلکہ گورنمنٹ کے پاس مہذب اور ریفارمر کہلائینگے مگر مین ہرگز نہین خیال کرسکتا کہ عیسائی حکام یا برٹش گورنمنٹ اونکو ایسا سمجھے اور نہ وہ ذرا بھی اسکے مستحق ہین اسلئے کہ اگر مہذب یا ریفارمر ہونا اسی پر موقوف ہی تو وہ لاکھون مذکورالصدر مسلمان جو اون سے زیادہ بے عزت اور جن کی عورتین انکی بیویون سے بڑھکر بے پردہ اور آزاد منش ہین وہ بدرجۂ اولیٰ انسے مہذب اور ریفارمر

ہونیکے مستحق ہین کیونکہ وہ ان سے زیادہ آزاد ہین اور اسمین اونکی کوئی خاص غرض بھی نہین ہے مجھے تو یہ خوف ہو کہ یہ آزادی پسند مسلمان جس طرح پردہ پسند اور شریف لوگون مین حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین کہین ایسے ہی مہذب ودرنغار کہلانے کے عوض گورنمنٹ کے نزدیک بھی سراپا خوشامدی اور حقیر ہوکر خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق نہ بن بیٹھین۔ ❊ شعر ❊

مبادا دل آن فرومایہ شاد
که از بهر دنیا دهد دین بباد

افسوس ہو کہ جس اسلام اور اسلامی حکومت کی برکت سے آج تک ہزارون بلکہ لاکھون عیسائیہ اور یہودیہ عورتین جلباب اور بڑی چادرین اوڑھے ہوئے نظر آتی ہین اور لاکھون ہندوانیان پردہ نشین ہین اوسکے برعکس یہ بدنام کنندہ نیکونامے چند اہل اسلام خود کی عورتون کو بے چادر اور بے پردہ کرنے کو فخر سمجھتے ہین اگر غور سے دیکھا جائے تو تمام بنی نوع انسان مین عورتون کو مردون سے اجتناب اور احتراز و حجاب ایک لازمی امر ہو اور ہر ایک کے نزدیک اس حجاب اور اجتناب کے علیحدہ علیحدہ طریق ہین مثلاً عیسائیون کے علیحدہ طریق ہین اور موسائیون وغیرہ کے جداگانہ اور سبھون کا اصل منشا یہی ہو ذکور اور اناث مین فسق و فجور کا مادہ پیدا نہو مگر سب سے عمدہ ترین طریقہ اوسکی ہو جو قرآن شریف و حدیث سے ثابت ہو اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوسی ہدایت فرمائی ہو یہی وجہ ہو کہ مسلمان عورتون مین فسق و فجور کی واردات بہ نسبت غیر اقوام کے بالکلیہ کم ہوتی ہین اور وہ بھی اسی بے پردگی کی بدولت اور شرعی احکامات پردہ کو بالائے طاق رکھنے کی وجہ سے۔ اب یہ سوال کہ شرعی پردہ کسکو کہا جائے؟ شرعی پردہ وہی ہو کہ جو قرآن و حدیث اور کتب فقہ سے ثابت ہو کیونکہ فقہ قرآن و حدیث سے مستنبط (ماخوذ) ہو البتہ

اسمین چند امور بطور قیاس اور احتیاطاً ہمارے فقہائے کرام نے بڑھائے ہین مگر وہ تمام
اونکی نیک نیتی پر مبنی ہی جن کا اصل منشا یہ ہی کہ مسلمان مرد او اناث مین خلاف شرع خلا ملا
ہوکر مادہ فسق و فجور نہ پھیلنے پائے البتہ آزادی پسند طبایع کو بادی النظر مین اسمین جی
بہت سے امور زاید اور غیر ضروری معلوم ہونگے لیکن اگر وہ ذرا غور و تامل اور منصف مزاجی
سے دیکھین تو بیساختہ کہہ اُٹھین گے کہ فقہائے کرام نے اس بارہ مین جو کچھ لکھا ہی مناسب
ہی نہین بلکہ انسب ہے یون تو بادی النظر مین ہر حکم کی پابندی اور قید بری معلوم ہوتی
ہی چنانچہ ایام طاعون ہی کو دیکھئے کہ ہماری گورنمنٹ نے طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے
جو چند احکام و قیودات رعایائے ہند کے لئے جاری کئے تھے کس قدر ہم پر مشکل اور دشوار
معلوم ہوتے تھے مگر اوسکے اصل فوائد کو ہماری گورنمنٹ عالیہ جانتی ہی یا ہمارے نامی ڈاکٹر
لوگ ہمکو تو غور و تامل کرنے کے بعد بھی اوسمین سے بہت سے امور غیر ضروری اور زائد
معلوم ہوتے تھے مگر پھر ہم منصف مزاجی سے یہ ضرور کہین گے کہ اون امورات کی پابندی
صرف بطور احتیاط کے تھی جسکا عین منشا یہ تھا کہ مادہ طاعون لوگون مین نہ پھیلے جسمین
گورنمنٹ اور اوسکے ڈاکٹرون کی نیک نیتی تھی نہ کہ لوگون کو ضرر رسانی منظور تھی اسی طرح
ہماری شرعی گورنمنٹ نے پردہ کے متعلق جو کچھ احکامات جاری کئے ہین اور ہمارے دونون
جہان کے جنرل ڈاکٹر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے خوشہ چین ہمارے دوسرے
شرعی ڈاکٹرس یعنے فقہائے کرام اور علماء عظام نے جو احکامات نافذ کئے ہین وہ سب حکمت عملی
سے خالی نہین ہین اور یہ بات تو ظاہر ہی کہ ہر فن کو وہی خوب جانتا ہی جسکو اوسمین پوری پوری
واقفیت اور مہارت ہو مثلاً چیر پھاڑ وہی ڈاکٹر خوب کریگا جسکو فن جراحی مین پوری مہارت
ہو نگر میدان جنگ مین چیر پھاڑ کے بارے مین اوسکی رائین کیا کام آسکتی ہین اور اوسکے

آلات کیا کام دے سکتے ہین اسی طرح سے شرعی احکامات پردہ کے بارے مین ہمارے علماء کرام اور فقہاء عظام کی رائے کے آگے ان نئی روشنی والون کی رائے کیا وقعت رکھتی ہو گو کہ وہ کیسے ہی جہاندیدہ اور تجربہ کار کیون نہین کیونکہ اول تو وہ احکام خداوند کریم و رسول رحیم اور شرعی حکمت عملیون اور مصلحتون سے واقف ہی نہین اوسپر مصداق سہ ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین طبیعت مین آزادی کی دھن سمائی ہوئی ہو اسکا نتیجہ اونکو عاقبت مین جو کچھ بھگتنا پڑے وہ پڑے مگر دنیا ہی مین اونکے پیچھے یہ ایک عذاب لگا ہوا ہو کہ اکثرون کے یہان آئے دن اسی پردہ پر سے جھگڑے اور فساد ہوا کرتے ہین میان بی بی کی زندگی تلخ ہو میان ہین کہ بی بی سے ہر دم فرمایش کرتے ہین کہ دالان اور پیش دالان اور باغیچہ کے کمپاؤنڈ مین بےپردہ پھرین اور سیرگاہون مین اور تماشاگاہون مین آزادانہ کھلی گاڑیون مین جایا کرین بی بی ہے کہ بیچاری انکار پر انکار کیے جاتی ہو جس پر صلواتین سننا پڑتی ہین۔ چونکہ بیچاری کسی شریف پردہ دار مسلمان کے یہان پیدا ہوئی ہو اور اسلامی تعلیم و تربیت پائے ہوئی ہو۔ لہذا شرعی عذر اور جگ ہنسائی اور برادری کے لعن وطعن کے حیلے بتاتی ہو مگر میان ہین کہ ایک نہین سنتے اور روز رونا پیٹنا چلا ہی جاتا ہو غرضکہ میان بی بی کی زندگی تلخ ہوئی جاتی ہے ایک طرف تو وہ آزادی کا لطف اوٹھانا چاہتے ہین مگر دوسری طرف سے قہر الہی اونکے عیش کو کڑوا کیے دیتا ہو۔ اور جن مردون نے جبرًا و قہرًا اپنی حکمت عملیون سے اپنی عورتون کو بےپردگی اور بیحجابی اور آزادمنشی کا عادی بھی کیا ہے وہ اب نہین تو آیندہ نسلون مین روز بروز اسمین ترقی ہی دیکھین گے اور اسکے ناگفتنی بہ نتایج پائین گے۔

ضمیمۂ رسالۂ ھذا

ازجناب مولانا سجادہ نشین حضرت غلام احمد صاحب قادری مقیم ماٹونگا یعنی درگاہ شریف قطب بمبئی حضرت شیخ مصری صاحب قدس سرہ۔ اونھون نے بعض کتب معتبرہ سے نقل فرماکر مہتمم رسالۂ ھذا حکیم سید محمد عبد الرؤف تخلص طبیب قادری ورفاعی کو عنایت کیا اونھون نے بغرض افادہ عوام بطور ضمیمہ کے یہان درج کیا وھوھذا

بیواؤن کے حال زار پر توجہ کرو

بیشک قوم اپنے اپنے خیال وعقل کے نزدیک کچھ کچھ حمایت اسلام مین ساعی ہے کوئی انجمن بناتا ہے کوئی ٹنگ قایم کرتا ہے کوئی اخبار جاری کرتا ہے کوئی ہمدردی ہمدردی پکارتا ہے غرضکہ ہر ایک اپنے اپنے حوصلہ او ظرف کے موافق کوشش کررہا ہے چنانچہ کیا خوب کہا ہے۔ مصرع ہرکس بخیال خویش خبطی دارد۔ اس امر کی صداقت کیلئے چند سطور درج ذیل کرتا ہون امید کہ منصف مزاج اور ہمدردان قوم وجان نثاران امت محمدی صلعم ضرور ہی ضرور اسطرف توجہ فرماوینگے۔ اول۔ ای برادران اسلام ہمکو نہین معلوم کہ آپ صاحبون نے کس کو اصول ترقی مانا ہے جو مختلف امور مین جان توڑکر کوشش کررہے ہو ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ شاید ہمارے ہمعصر اس اصول سے ہی ناواقف ہین یا باوجود واقفیت کے اس سے پہلوتہی کرتے ہین۔ دیکھئے صاحب۔ اصول ترقی کل عقلا ر کے نزدیک ترقی نسل بنی آدم ہے سو اسوقت یہ امر غور طلب ہے کہ ہند کے غیر اقوام تعداد مین کسقدر زیادہ اور ہماری قوم کسقدر کم ہے۔ مین از روئے مردم شماری کے بیان کرتا ہون کہ اہل اسلام بمقابلہ غیر مذاہب بہت ہی کم مین ذرا آپ ہی انصاف کرو کہ کم تعداد والے زیادہ تعداد والون پر کیونکر ترقی وفروغ پاسکتے مین ہرگز ہرگز نہین۔ اور یہ بھی قابل بیان ہے کہ ۲۵ لاکھ بیوہ ہند مین قابل نکاح نوجوان بیٹھی ہین ان اگر انکے نکاح ثانی کے اجراء کیطرف کامل توجہ کیجائے تو غالبًا ۲۰ یا ۲۵ لاکھ بنی نوع آدم کے ترقی سالانہ ہوسکتی ہے چنانچہ ایک سے دو دو سے چار علی ہذا القیاس بڑھتی رہینگی انشاء اللہ تعالٰے چند سال مین تعداد کثیر ہوجاوینگے۔ نیز یہ بات بھی قابل افسوس ہے کہ باوجودیکہ اہل اسلام کے اصول مین بیوہ کے نکاح ثانی مین اجازت تاکیداً ہے۔ پھر کیون اس امر سے پہلوتہی کرکے نسل بنی آدم کو منقطع کرتے ہین کیا یہی اصول ہمدردی کا ہے۔ جملہ برادران اسلام اور دردمندان قوم اس مضمون کو غور سے ملاحظہ فرماکر نکاح ثانی کے جاری کرنے مین کاربند ہونگے۔ دوم۔ اے بھائیو جائے غور ہے کہ مردونکو اسقدر آزادی ہے کہ گھروالی کے مرتے ہی دوسری شادی کرلیتے ہین اور بلکہ ذات برادری والے بھی ترغیب دیکر جلد کرادیتے ہین مگر اس مظلومہ کو جسکا اول شوہر مرجائے اسکو تازیست نکاح ثانی سے روکا جاتا ہے خواہ وہ جوان ہی کیون نہو خواہ مرتکب گناہ کی ہوجائے۔ چنانچہ عقلاً ونقلاً ثابت ہوچکا ہے۔

اے ہمدردان قوم ذرا تو خوف خدا کرو اوران بیچاری مظلومہ کو عمر بھر کی مصیبت سے چھڑا دو بالکل خلاف ہمدردی کے ہوگا چنانچہ قول سعدی اسکا شاہد ہے

بنی آدم اعضای یکدیگرند | کہ در آفرینش زیک جوہرند | چو عضوی بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار | تو کز محنت دیگران بے غمی | نشاید کہ نامت نہند آدمی

سوم۔ جائے غور ہے کہ صدہا اولاد آدم کا خون ناحق ہوتا ہے اور گردش زمانہ ان پر ہزارہا صدمات اور تکالیف ڈالتا ہے اور اونکی عصمت پر بے غیرتی و بے حیائی کا دہبہ لگاتا ہے کیا آپکو معلوم نہیں کہ صدہا مقدمات ان حضرات کی بدولت عدالت مین رجوع ہوتے ہین اور نیز صدہا آفت ناگہانی مین مبتلا ہوتے ہین۔ کیا ہمدردی اسی کا نام ہے کہ بے غیرتی کو ہمین عزت اور رسوائی کو عین فخر جانتے ہین۔ ہمدردان قوم کو مناسب ہے کہ بہت متوجہ ہوکر اس کام کے اجرا مین جان و دل سے کوشش کرین

چہارم۔ اگر ایک آدمی بے گناہ قید کیا جاوے تو ہمدردان قوم اسکی رہائی مین کوشش کرتے ہین کیا وجہ ہے کہ ۲۴ لاکھ بیچاری نوجوان بیوائین مظلومہ ستم رسیدہ بےبس بے جرم و بے قصور عمر بھر کے لئے سخت قید مین گرفتار ہین انکی رہائی مین ہمدردی کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے کیا یہ انسان قابل ترحم نہین ہین کیون ان بیچاریون پر ناحق تشدد اور ظلم و جبر ہوتا ہے اور یہی بات مخالف ہمدردی نوع انسانی کے ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کو درد دل کے لئے بنایا ہے۔ ع

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیان

پس ہمدردان قوم کو لازم ہے کہ ان بیچاریون کی رہائی کی تجویز کرین ورنہ یہ بات ہمدردی کے قطعاً خلاف ہے۔ اگر یونہی چپ چاپ بیٹھے رہوگے تو بیشک دربار الٰہی مین روز قیامت کو آپ سے جواب طلب ہوگا پھر بجز سرنگونی و ندامت و خجالت کے کوئی عذر پیش نہ جاویگا۔ ع

بجائے کہ تر سند جمیع انبیا تو عذرے گنہ را چہ داری بیا

پنجم مین اپنے تجربہ سے بیان کرتا ہون کہ مینے ایسی ایسی حالتین واللہ بچشم خود دیکھی ہین کہ بیچاری بیواؤن پر تین تین وقت صاف گذر جاتے ہین اور انکو محنت اور مزدوری کافی بھی میسر نہین ہوتی کہ جس سے اپنے پیٹ کو پالین ادہر پیٹ کی تباہی اودہر خاوند کی جدائی ہائے ہائے ایسی حالت نازک مین انکو اپنا پیارا خاوند کیون نہ یاد آتا ہوگا۔ کہ ہائے آج دنیا مین ایسا کون ہے کہ خاوند جیسی ہماری نازبرداری کرے اور دن مصیبتون مین ہمارا مونس و غمگسار اور تسکین بخش دل بیقرار ہووے اور رات دن اس عیش و آرام کو یاد کرکے آہ سرد کے کیون نہ نعرے مارتی ہونگی۔ جن کو اہی کا دل جاتا ہے اور انکی آہ سرد خلقت کو برباد اور شہرون کو بے چراغ کیون نہ کرتی ہونگی۔ چنانچہ شیخ سعدی نے حسب حال کیا خوب کہا ہے ع

چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت بسی دیدہ باشی کہ شہری بسوخت

ششم۔ ای جان نثاران قوم فدا حکما کے خیالات کیطرف بھی متوجہ ہوجاؤ جو انھون نے صدہا برس کے تجربہ سے اپنی کتابون مین لکھا ہے چنانچہ جالینوس و شیخ بوعلی سینا وغیرہ وغیرہ بھی اپنا اپنا تجربہ لکھتے ہین اور تاکیداً ہدایت کرتے ہین کہ نکاح مصلح صدہا امراض فاسدہ اور صحت بدنی کے لئے اعلیٰ درجہ کا تنقیہ ہے اور اسپر جملہ حکما کا اتفاق اور عمل درآمد ہے۔ برائے خدا ان مظلومون پر ترس کھاؤ اور للہ رحم کرو اور انکے نکاح ثانی جاری کرکے طرح طرح کے امراض سے انکو نجات دو جملہ اہل اسلام کی خدمت مین التماس ہے کہ اپنے دلون سے نفاق دور کرکے اتفاق پیدا کرین اور بنظر انصاف سے اول اصول ترقی پر غور کرکے نکاح بیواؤن مین ہمیشہ ساعی و کوشان رہین۔ اور اس نکاح ثانی بیوگان کیلئے بہت ثبوت مع دلائل عقلیہ و شرعیہ موجود مین مگر بباعث اختصار مضمون یہانپر ختم کرتا ہون اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام کو عمل کی توفیق عطا فرماوے

اس درود شریف کی فضیلت جناب مولانا شاہ محمد صاحب ابوالخیر نے جو مجلس جناب نواب نصر اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لا سکریٹری مجلس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی بد وتحانہ جناب ناوخدا محمد علی صاحب رو گھے ناوخدا محلہ مین قرار پائی تھی اوس مجلس کے اخیر مین اس درود شریف کے وردکا اسطور پر بیان فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو لیکسو گیارہ مرتبہ بعد از نماز عشاء باوضو پڑھکر بہ چالیس روز تک متواتر قبلہ رخ سوئے گا اُسکو زیارت سردار دوجہان حضرت سرورکائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوگی اور وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۃ

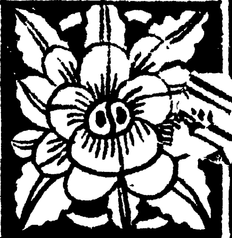
اے عاشقان حبیب خدا اس دولت ابدی سے مالامال ہوجاؤ۔

تاریخ طبع ثانی رسالہ ہذا بمعہ ضمیمہ از مہتمم محمد سید عبدالروف طبیب قادری عفی عنہ

کسطرح ہو احسنِ مقبہ کی مدحت کا بیان — دہن عاجز ہے ہمارا اور ہے قاصر زبان
اونکی عالی ہمتی مشہور عالم اب ہوئی — کچھ ہمین پر یہ نہین موقوف ہے واقف جہان
کی سخاوت اسقدر اک مچگئی عالم مین دھوم — بڑھکے حاتم سے بھی پیدا کرلیا نام ونشان
اس رسالے پر پڑی جسدم نگاہِ کار خیر — مجھسے فرمایا کہ چھپواتا نہ ہو یہ بے نشان
سامنے آنا نہین زیبا ہے مردِ غیر کے — عورتونکو پردہ لازم ہے ہراک سے بیگمان
بیوؤن کی شادی کا مضمون اسلئے افزون کیا — تا جوانون کی نہ مٹی خلق مین ہو رائگان



دی ندا ہاتف نے وقت فکر سال طبع یہ
پردۂ عصمت دوبارہ اب چھپا ہے رازدان
۲۱ ۶ ۳ ۱



التماس

ناظرین پاکمین پر رسالہ ہٰذا سے یہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ پردہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے کل
مومنات پر واجب ہے چنانچہ آیۂ کریمہ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ
یہ امر تمام نساء مومنین و مومنات کی جانب کرتا ہے کہ جلباب یعنی بڑی بڑی چادرین اوڑھا کریں اور منہ
اچھی طرح نیچے چھوڑ لیا کریں پس ناظرین پس معدودے چند حضرات کا یہ خیال محض غلط ہے کہ قرآن و حدیث یا کسی بھی
کتاب سے پردہ ثابت نہیں ہے علاوہ ازین دوسری بہت سی باتیں اس رسالہ میں ایسی ہیں جس سے
حضرات ناظرین پر واضح ہوگا کہ قرآن و حدیث میں علی العموم تمام مسلمانوں کی بیبیوں کو بیگانہ مردوں کے سامنے
آنے اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر کرنے [illegible] ہے یہاں تک کہ حدیث میں تو دیور سے بھی بے پردگی ممنوع
ہے ایسی آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کے بعد مسلمانوں کے نزدیک کسی کی شے کیا خاک وقعت رکھتی ہو
[illegible] بی بی عائشہ صدیقہ کا جو واقعہ دیا جاتا ہے کہ میدان جنگ میں کھلی تھیں اگر اس سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ وہ بے پردہ کھلی تھیں بلکہ یہ بہت سے روایت سے تو یہ ثابت ہے کہ آپ محمل میں تھیں قطع نظر
اسکے اب ایسا کونسا جہاد مسلمانوں کے درپیش ہے جو انکے مستورات کو سر میدان وہ بھی بے پردہ
نکلنا ضروری ہو جس طرح محدثین و مفسرین اور ہمارے علماء دین کے منشاء کے خلاف یہ معدودے چند
حضرات آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ احکام پردہ کی "دلیل یوں کرتے ہیں کہ وہ پیغمبر کی بیبیوں کے
لئے مخصوص احکام ہیں حالانکہ یہ کہنا ایک قیاس مع الفارق ہے پس ہم بھی اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ
[illegible] تشریف لیجانا یا وعظ فرمانا خاص [illegible] حضرت بی بی عائشہ صدیقہ ہی تھیں اور لوگ کہ
بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ موجودہ پردہ فضول ہے بلکہ شرعی پردہ رکھنا چاہیئے ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ
شرعی پردہ تو موجودہ پردہ سے بھی سخت ہے کیونکہ شرعاً عورتوں پر اپنا منہ اور ہاتھ [illegible] بیگانہ مردوں سے
پوشیدہ رکھنا واجب ہے یہاں تک کہ دیور کے سامنے آنا ممنوع ہے اور نابینا مرد سے بھی پردہ
ضروری ہے بلکہ ایسی عورتیں جو [illegible] ہیں ان سے بھی پردہ ضروری ہے پس اگر ان تمام
باتوں پر منصف مزاجی سے غور کیا جاوے تو موجودہ پردہ شرعی پردہ سے [illegible]
عورتوں سے عورتوں کا پردہ کرنا تو [illegible] سینکڑوں عورتیں بناؤ سنگار کرکے [illegible]
پھرتی ہیں اور اکثر قوموں میں پردہ ہے ہی نہیں برائے نام بلکہ شرعی [illegible] بہت
سے اصلاحات کی بھی ضرورت ہے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — فقط

وما علینا الا البلاغ